انجمن ترقی اردو نے بڑے اہتمام سے شایع کیا ہے۔

دلی کالج اردو میگزین کا یہ خاص نمبر آپ ہی کی خوئے کاوش وتحقیق سے وجود میں آیا ہے "اینگلو عربک کالج دہلی" اس تاریخی شہر کا ایک تاریخی ادارہ ہے جس نے کم وبیش ڈیڑھ سو سال تک اردو اور فارسی کی سرپرستی کی ہے زیر نظر نمبر اسی کالج کی معلومات افزا اور دلچسپ سرگذشت ہے جس کو بڑی قابلیت اور محنت سے ترتیب دیا گیا ہے، پورا نمبر پڑھکر اس "عبرت آموز" ادارہ کی تاریخ کا ایک ایک گوشہ سامنے آجاتا ہے پیغامات اور شذرات کے علاوہ کم وبیش ۳۲ مضمون ہیں ہر مضمون کالج کے کسی نہ کسی پہلو کو اجاگر کرتا ہے۔

امام بخش صہبائی، مولوی ضیاء الدین خاں، خواجہ حالی، ڈپٹی نذیر احمد، مولوی ذکاء اللہ ماسٹر رام چند، لالہ پیارے لال آشوب، ڈاکٹر اسپرنگر وغیرہ کے متعلق بہت سی جدید معلومات اس تقریب سے بہم پہنچ گئی ہیں، دقت کی قلت کی وجہ سے ترتیب میں جو کوتاہی اور خامی رہ گئی ہے اس کا اعتراف فاضل مرتب نے بڑی خندہ پیشانی سے خود ہی کیا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ کسی انسانی کوشش کو بہر رنگ مکمل کہا ہی نہیں جاسکتا۔

مجموعی حیثیت سے یہ نمبر نہایت مفید اور نادر تاریخی معلومات کا بیش بہا ذخیرہ ہے، جسے ارباب ذوق کو ایک گراں قدر تحفہ سمجھکر حاصل کرنا چاہیئے۔ (ع)

پھول کا سال نامہ

مدیر جناب ضیأ دہلوی پتہ:۔ ماہنامہ پھول، پھول منزل دہلی ۶
قیمت سالانہ تین روپے، صرف سالنامہ کی قیمت ایک روپیہ۔

حضرت مفتی محمد کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خادم خاص مفتی ضیاء الحق صاحب ضیاء دہلوی نے اکتوبر ۱۹۵۲ء میں چھوٹے بچوں اور بچیوں کی تربیت واصلاح کے ارادے سے یہ پرچہ جاری کیا تھا، مسلمان گھرانوں کی عام فضا اور ماحول کو دیکھ کر "پھول" جیسے سیدھے سادے بے تصویر رسالے کی کامیابی مشکوک نظر آتی تھی لیکن جناب ضیاء صاحب اور ان کے قلمی معاون صبر وہمت سے اپنے ارادے پر جمے رہے اور اس طرح وہ نہ صرف "پھول" کو باقی رکھنے میں کامیاب ہوئے

بلکہ انہوں نے سال کے ختم پر اس کا ایک صاف ستھرا، دل پسند اور ضخیم سالنامہ بھی شائع کر دیا، "پھول" کی عام اشاعتوں کے صفحات ۴۸ ہوتے ہیں، سالنامے کے صفحات ۱۴۴ ہیں، شروع کے ۷ صفحوں میں دہلی اور بیرون دہلی کے بہت سے فوٹو دئے گئے ہیں جن میں خانہ کعبہ، روضۂ اطہر اور آنحضرتؐ کے نامۂ مبارک سے لے کر، پیر مشکے شاہ کی قبر، برلا مندر اور گاندھی جی کی سمادھی تک کے فوٹو شامل ہیں۔

پورا نمبر سلیقے اور محنت سے مرتب کیا گیا ہے اور بچوں اور بچیوں کے پڑھنے کے لائق ہے۔ "اصلاحی باتیں" "گردشِ ایام" "لوہے کی چپل" "۲۰۴" "ہوشیار چور" "مزدور شہزادہ" خاص طور پر دلچسپ اور سبق آموز ہیں، مذہبی مضمونوں میں "میرا ایمان" بھی بچوں کے دل و دماغ پر اثر کرنے والا مضمون ہے۔ نثر کے ساتھ جا بجا نظم کی چاشنی بھی موجود ہے، بچوں کے مشہور و مقبول شاعر نیرؔ "پھول" کے خاص شاعر معلوم ہوتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ ان کی اور ان کے گھرانے کی نظموں سے "پھول" کی رونق اور تازگی بڑھ گئی ہے۔

بہت سی اچھائیوں کے ساتھ بعض کوتاہیوں اور خامیوں پر بھی نظر پڑی جو رفتہ رفتہ دور ہو جائیں گی۔ مجموعی حیثیت سے "پھول" حوصلہ افزائی کا مستحق ہے اور ہم اس کی اعانت اور سرپرستی کی سفارش کرتے ہیں۔

(ع)